فروع دین

علامہ سید ابن حسن رضوی صاحب قبلہ جارچوی

جہاد

اللہ اللہ جہاد کے متعلق دنیا کس قدر غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ جہاں یہ لفظ منہ سے نکلا نیزے، تلواریں، ہتھیار بند سپاہی، تڑپتی ہوئی لاشیں اور خون کے بہتے ہوئے دریا نظر کے سامنے آنے لگے۔ کیا یہی جہاد ہے؟ صادقِ آلِ محمدؑ نے جہاد کی چار قسمیں بتائی ہیں۔ جن میں سے دو فرض ہیں [1] انسان کا اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرنا۔ یہ جہادِ اکبر ہے۔ [2] جو کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہوں ان سے مدافعانہ جنگ کرنا۔ اگر دشمن مسلمانوں پر حملہ کرے تو مسلمانوں پر دفاع واجب ہے۔ اگر مسلمان دفاع سے گریز کریں تو تنہا امام پر سنت ہے کہ مسلمانوں کی معیت میں دشمن سے لڑے۔ کسی مٹی ہوئی سنت کو دوبارہ جاری کرنا بہترین اعمال ہے اور یہ بھی جہادِ سنت ہے''۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: کہ ایک مرتبہ رسولؐ خدا نے مسلمانوں کو کسی جنگ پر روانہ کیا۔ جب وہ وہاں سے پلٹے تو فرمایا اس گروہ کا آنا مبارک ہو جو چھوٹے جہاد سے فارغ ہوا، اور جہادِ اکبر ابھی باقی ہے۔ کسی نے دریافت کیا ''اے خدا کے رسولؐ جہادِ اکبر کیا ہے؟'' فرمایا ''جہادِ نفس''۔

اصل میں غلط فہمی کا باعث یہ ہے کہ لوگوں نے جہاد وقتال کو ہم معنی سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جہاد کے معنی جد وجہد اور محنت وکوشش کرنے کے ہیں۔

اسلام جس وقت دنیا میں آیا تو اولادِ آدم دو گرہوں میں تقسیم نظر آتی تھی۔ ایک وہ جو دنیادار کہلاتے تھے اور تنازع للبقا کی جد وجہد میں مردانہ وار حصہ لیتے تھے۔ ان کے مقابلے میں دوسرا گروہ دین داروں کا تھا جو خانقاہوں، غاروں اور کلیساؤں میں بے عملی کی زندگی گذارنے کو باعثِ نجات، اور

(۱) عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَبِیهِ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِیُّ جَمِیعًا عَنِ الْقَسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْمُنْقَرِیِّ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامِ عَنِ الْجِهَادِ سُنَّةٌ اَمْ فَرِیْضَةٌ فَقَالَ الْجِهَادُ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَجِهَادَانِ فَرْضٌ وَجِهَادٌ سُنَّةٌ لَا یُقَامُ اِلَّا مَعَ فَرْضٍ وَجِهَادٌ سُنَّةٌ فَاَمَّا اَحَدُ الْفَرْضَیْنِ فَمُجَاهِدَةُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عَنْ مَعَاصِیَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ اَعْظَمُ الْجِهَادِ وَمُجَاهِدَةُ الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِنَ الْکُفَّارِ فَرْضٌ وَاَمَّا الْجِهَادُ الَّذِیْ سُنَّةٌ لَا یُقَامُ اِلَّا مَعَ فَرْضٍ فَاِنَّ مُجَاهِدَةَ الْعَدُوِّ فَرْضٌ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّةِ وَلَوْ تَرَکُوا الْجِهَادَ لَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ وَهٰذَا هُوَ مِنْ عَذَابِ الْاُمَّةِ فَهُوَ سُنَّةٌ عَلَی الْاِمَامِ وَحْدَهُ اَنْ یَّاْتِیَ الْعَدُوَّ مَعَ الْاُمَّةِ فَیُجَاهِدُهُمْ وَاَمَّا الْجِهَادُ الَّذِیْ هُوَ فِیْ سُنَّةٍ فَکُلُّ سُنَّةٍ اَقَامَهَا الرَّجُلُ وَجَاهَدَ فِیْ اِقَامَتِهَا وَبُلُوْغِهَا وَاِحْیَائِهَا فَالْعَمَلُ وَالسَّعْیُ فِیْهَا مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ لِاَنَّهَا اِحْیَاءُ سُنَّةٍ۔

(فروع کافی کتاب الجہاد)

(۲) عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّوْفَلِ عَنِ السُّکُوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامِ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ بَعَثَ بِسَرِیَّةٍ فَلَمَّا رَجَعُوْا قَالَ مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ وَبَقِیَ الْجِهَادُ الْاَکْبَرُ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجِهَادُ الْاَکْبَرُ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ۔ (کافی کتاب الجہاد)

ہاتھ پاؤں ہلا کر کمانے کھانے کو گناہ و معصیت سمجھتا تھا۔ اسلام نے آکر سست اور گوشہ گیر راہبوں کو بتایا کہ دین بے عملی کا نام نہیں ہے، بلکہ وہ سرتا پا مجادلہ و مقابلہ ہے۔

لَایَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُوْلِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِینَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنَی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِینَ عَلَی الْقَاعِدِینَ اَجْرًا عَظِیمًا۔

ایمان والو میں سے وہ جن کو کوئی جسمانی معذوری نہ ہو اور پھر (گھر میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے) بیٹھے رہیں اور وہ جو خدا کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کر رہے ہوں برابر نہیں، اللہ نے اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت عطا کی ہے۔ اور ہر ایک سے خدا نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھ رہنے والوں پر بڑے اجر کی فضیلت بخشی ہے۔

اللہ نے مومنین کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ وہ جان و مال سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جدوجہد کرتا رہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِینَ آمَنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ۔

(حجرات/۱۵)

مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور پھر اس میں شک و شبہ نہ کیا اور اپنے مال و جان سے راہ خدا میں جہاد کیا۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، خدا ان پر ترقی کی نئی نئی راہیں کھولتا رہتا ہے۔

وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (عنکبوت/۶۹)

اور جو ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنے اور راستے بھی کھولتے رہتے ہیں۔

بیشک حق کی حمایت میں قتال بھی جہاد ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ نے اکثر حفظِ جان و حفاظتِ ایمان کے لئے جنگ کی ہے۔ مگر جیسا کہ اس کتاب میں بار بار بیان ہوا ہے ان کی جنگیں خواہ مخواہ تسخیر ممالک اور لوٹ مار کے لئے نہ تھیں۔

''حفاظتِ نفس'' کائنات کا ازلی و ابدی قانون ہے۔ اور اس پر عمل کرنا عین مطابقِ فطرت ہے۔ اسلام اگر دفاع کے لئے بھی جنگ کی اجازت نہ دیتا تو وہ دینِ فطرت کہلانے کا مستحق نہ ٹھہرتا۔

یہ اسلامی تخیل کی بلندی ہے کہ وہ مظلوموں کی مدافعانہ جنگ کو عبادت کا درجہ دیتا ہے:

فَالَّذِینَ هَاجَرُوا وَاُخْرِجُوا مِنْ دِیَارِهِمْ وَأُوذُوا فِی سَبِیلِی وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّئَاتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ۔ (آل عمران:۱۹۰)

پھر جنھوں نے اپنا (گھر بار چھوڑ کر) ہجرت کی، اور اپنے دیار سے نکالے گئے، اور میری راہ میں ستائے گئے اور انھوں نے قتال کیا اور قتل ہوئے، تو میں ان کے گناہوں کو عفو کر دوں گا اور ان کو بہشت میں داخل کروں گا۔

مسلمانوں کی جارحانہ لڑائیوں کے متعلق آل محمدؐ کی رائے

مسلمان بادشاہوں نے عربی تمدن اور سلطنت کو پھیلانے کے لئے جو لڑائیاں لڑیں آل محمد نے ان میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اسلام دنیا میں اس لئے نہیں آیا کہ وہ ایک کو دوسرے کا غلام بنانے میں مدد دے۔

بنی امیہ کے دور میں جب مسلمانوں کی حکومت کا

سیلاب ایشیا اور افریقہ سے گذر کر ممالک یورپ تک پہنچ چکا تھا، جب مفتوحہ ممالک کی دولت سمٹ سمٹ کر عربوں کے گھر میں آرہی تھی، جب ہر وہ شخص جو ہاتھ میں تلوار رکھتا تھا کسی نہ کسی علاقہ کا والی، کسی نہ کسی فوج کا افسر بننے اور اتنی دولت جمع کرنے کا آرزومند رہتا تھا جو اس کی پشتوں کی کفایت کر سکے۔

عَلِیُّ بنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیسٰی عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْهِ السَّلَامِ قَالَ لَقِیَ عِبَادَ الْبَصرِیُّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامِ فِیْ طَرِیْقِ الْمَکَّةَ فَقَالَ لَهٗ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ تَرَکْتَ الْجِهَادَ وَصَعُوْبَتَهٗ وَاَقْبَلْتَ عَلَی الْحَجِّ وَلِیْنَةِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَمْوَالِهِمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنَ، وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنَ الْحُسَیْنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْهِمَا اَتِمَّ الْاٰیَةَ فَقَالَ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ فَقَالَ عَلِیُّ بْنَ الْحُسَیْنِ صَلٰوةُ اللّٰہِ عَلَیْهِمَا اِذَا رَأَیْنَا هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ هٰذِهٖ صِفَتُهُمْ فَالْجِهَادُ اَفْضَلُ مَعَهُمْ مِنَ الْحَجِّ۔

(کافی کتاب الجہاد)

ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام کو طعنہ دیا کہ آپ حج تو برابر کرتے ہیں کہ وہ ایک آسان مشغلہ ہے مگر جہاد کی شدت سے گھبرا کر اس میں حصہ نہیں لیتے، حالانکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد موجود ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَمْوَالِهِمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنَ، وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔

(سورہ توبہ: ۱۱۲)

''بے شک اللہ نے ایمانداروں سے ان کے جان ومال جنت کے بدلے میں خرید کر لئے ہیں وہ اللہ کی راہ میں مقابلہ کرتے ہیں۔ مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ یہ وہ وعدہ ہے جو توریت، انجیل اور قرآن میں اس نے اپنے اوپر عائد کیا ہے۔ اور اللہ سے زیادہ عہد کا وفا کرنے والا اور کون ہوگا۔ پس اس سودے پر جو تم نے کیا ہے مگن رہو کہ یہ بڑی کامیابی ہے۔''

حضرت امامؑ نے فرمایا کہ ذرا اس آیت کو پورا تو پڑھئے۔ اس نے پڑھنا شروع کیا:

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورہ توبہ: ۱۱۲)

''یہ وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد وثنا کرنے والے، روزہ دار، (یا راہِ خدا میں سفر کرنے والے)، رکوع اور سجود بجا لانے والے، نیک کاموں کا حکم دینے والے، برے کاموں سے روکنے والے اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی مومنین کو بشارت دو۔''

حضرت نے فرمایا جب ان صفات کے لوگوں کو ہم جہاد

کرتا ہوا پائیں گے تو یقیناً ان کے ساتھ شامل ہوں گے۔ کہ اس وقت جہاد کرنا حج سے بہتر ہوگا۔

غور کیجئے اور حضرت کے ارشاد کا لطف اٹھائیے کہ آپ نے کس خوبصورتی سے اس عہد کی حکومت اور اس کے کارپردازوں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے؛ اور اس طرح ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ ہر وہ سپاہی جو لوٹ مار اور قتل وغارت کے لئے کسی ملک پر جا چڑھے مجاہد فی سبیل اللہ نہیں بن جاتا۔

ہزار نکتۂ باریک تر زمو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

کیونکہ خدا کے نزدیک فتح وظفر کے بعد مسلمان کا فرض لوٹ مار کے بجائے آئین اسلام کا پھیلانا بری باتوں کا استیصال اور اچھی باتوں کو رواج دینا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔

(حج/۴۱)

وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین پر قبضہ دے دیں تو وہ نماز کو قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔

آداب جہاد

ذیل میں حضرت علی علیہ السلام کے دو حکم پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ جہاد بالسیف میں دفاعی حدود کا کس قدر پاس ولحاظ، اور بلاضرورت خوں ریزی سے کس حد تک اجتناب کیا جاتا تھا۔

۱۔ لَا تُقَاتِلُوْکُمْ حَتّٰی یَبْدَؤُکُمْ فَاِنَّکُمْ بِحَمْدِ اللّٰہِ عَلٰی حُجَّۃٍ وَتَرْکُکُمْ اِیَّاھُمْ حَتّٰی یَبْدَؤُکُمْ حُجَّۃٌ اُخْرٰی لَکُمْ عَلَیْھِمْ فَاِذَا کَانَتِ الْھَزِیْمَۃُ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَلَا تَقْتُلُوْا مُدْبِرًا وَلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا وَلَا تُجْھِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَلَا تَھِیْجُوا النِّسَاءَ بِاَذًی وَاِنْ شَتَمْنَ اَعْرَاضَکُمْ وَسَبَبْنَ اُمَرَاۗئَکُمْ فَاِنَّھُنَّ ضَعِیْفَاتُ الْقُوٰی وَالْاَنْفُسِ وَالْعُقُوْلِ اِنَّا کُنَّا لَنُؤْمَرُ بِالْکَفِّ عَنْھُنَّ وَاِنَّھُنَّ لَمُشْرِکَاتٌ۔

(نہج البلاغہ)

جب تک وہ خود (جنگ کی ابتداء) نہ کریں ان سے نہ لڑو، کیونکہ ایک حجت پر تو تم (پہلے ہی سے) قائم ہو، اب ان کی طرف سے چھیڑ شروع ہونے تک جو ان کے اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو دوسری حجت بھی تمہارے ہاتھ آجائے گی؛ اور جب خدا کے حکم سے وہ شکست کھا جائیں تو کسی بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا، جو اپنی جان بچانے سے عاجز ہو اس پر ٹوٹ نہ پڑنا، زخمی کو ہلاک نہ کرنا اور عورتوں کو ایذا پہنچا کر ہیجان میں نہ لانا، اگرچہ وہ تم کو برا بھلا کہیں اور تمہارے سرداروں کو گالیاں ہی کیوں نہ دیں۔ بات یہ ہے کہ وہ ضعیف القویٰ، ضعیف النفس اور ضعیف العقل ہوتی ہیں۔ (رسولؐ اللہ نے اپنے زمانے میں) ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم عورتوں سے کچھ تعرض نہ کریں، حالانکہ وہ عورتیں مشرکہ تھیں۔

۲۔ اِتَّقِ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا بُدَّ لَکَ مِنْ لِقَاۗئِہٖ وَلَا مُنْتَھٰی لَکَ دُوْنَہٗ وَلَا تُقَاتِلَنَّ اِلَّا مَنْ قَاتَلَکَ وَسِرِ الْبَرْدَیْنِ وَغَوِّرْ بِالنَّاسِ وَرَفِّہْ بِالسَّیْرِ وَلَا تَسِرْ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاِنَّ اللّٰہَ جَعَلَہٗ سَکَنًا وَقَدَّرَہٗ مَقَامًا لَا ظَعْنًا فَاَرِحْ فِیْہِ بَدَنَکَ وَرَوِّحْ ظَھْرَکَ فَاِذَا وَقَفْتَ حِیْنَ یَنْبَطِحُ السَّحَرُ وَحِیْنَ یَنْفَجِرُ الْفَجْرُ فَسِرْ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا لَقِیْتَ الْعَدُوَّ فَقِفْ مِنْ اَصْحَابِکَ وَسَطًا وَلَا تَدْنُ مِنَ الْقَوْمِ دُنُوَّ مَنْ یُرِیْدُ اَنْ یَنْشَبَ الْحَرْبَ وَلَا تُبَاعِدْ مِنْھُمْ تَبَاعُدَ مَنْ یَھَابُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ اَمْرِیْ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ شَنَاٰنُکُمْ عَلٰی قِتَالِھِمْ

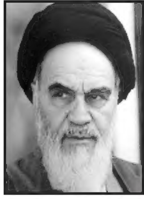
قَبلَ دُعَائِهِمْ وَالْاَعْذَارِ اِلَیھِمْ۔ (نہج البلاغہ)

اس خدا سے ڈرو جس سے ایک دن تم کو ضرور ملنا ہے؛ اور جس کے سوا تمہارے لئے کوئی منتہا نہیں ہے۔ اور جنگ وجدل نہ کرو مگر اس شخص سے جو تم سے جنگ وجدل کرے۔ صبح وشام سفر کرو کہ یہ دونوں خنکی کے وقت ہیں اور دوپہر کے وقت لوگوں کو ٹھہرا دیا کرو۔ چلنے میں آرام وآسائش کا خیال رکھا کرو۔ اور شب سفر نہ کرو کہ خدا نے اس کو سکون وقیام کا وقت بنایا ہے، نہ کہ سفر کا۔ پس رات کے وقت تم اپنے بدن اور اپنے اونٹوں کو راحت دو۔ پھر جب ظہورِ سحر یا طلوعِ فجر ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور خدا کی برکت کے ساتھ چلنا شروع کردو۔ جب دشمن کی فوج کے قریب پہنچو تو اپنے ساتھیوں کے درمیان ٹھہرو۔ غنیم کی فوج کے بالکل قریب نہ ہو جانا کہ یہ طریقہ اس کا ہے جو خود جنگ کو بھڑکانا چاہتا ہے، اور نہ بہت زیادہ دور ہی رہنا کہ یہ طریقہ اس کا ہے جو لوگوں سے ڈرتا ہے۔ (اسی حالت میں رہنا) یہاں تک کہ میرا حکم تمہارے پاس پہنچے۔ دیکھنا ایسا نہ ہو کہ حق کی طرف دعوت دینے اور عذر وحجت تمام کرلینے سے پہلے بغض وعداوت تم کو ان سے لڑنے پر آمادہ کرے۔





انقلاب اسلامئ ایران کی تیسویں سالگرہ



خدا کا شکر کہ ۱۱ر فروری ۲۰۰۹ء کو انقلاب اسلامی ایران کے ۳۰ر سال پورے ہوگئے۔ نورہدایت فاؤنڈیشن کے ارکان اپنی طرف سے اور مومنین لکھنؤ کی جانب سے دعا گو ہیں کہ ایران ترقی، حقیقت بیانی اور حق پرستی کی راہ پر ویسا ہی گامزن رہے جیسا کہ آج ہے تا کہ امام خمینیؒ کے سارے خواب پورے ہوسکیں نیز خداوند عالم ولی امر مسلمین آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای اور ان کے ہم مزاجوں کو طول عمر عطا فرمائے۔